ما هو الهدف من الحياة؟ (قصة ملحد) زندگی کا مقصد کیا ہے؟

میری کہانی یونیورسٹی کے پہلے سال سے شروع ہوتی ہے۔ یہ سال میرے لئے کافی مشکلات لے کر آیا۔

میرے والدین ایک دوسرے سے الگ ہوگئے، میں ایک کار حادثے کا شکار ہوا، اور میرا ایک قریبی دوست وفات پا گیا۔

میں نے خود سے سوال کیا: "میں یہاں کیوں ہوں؟ زندگی کا مقصد کیا ہے؟"

اور میں زندگی کے مقصد کی تلاش پر غور کرنے لگا۔ چونکہ میں ایک عیسائی تھا، میں نے اپنی تحقیق کا آغاز چرچ کیمپ سے کیا۔

وہاں سب لوگ ایسے گیت گا رہے تھے جن کے الفاظ میرے لئے اجنبی تھے۔ میں نے ان سے کچھ ایسے سوالات کئے جو میرے ذہن میں گردش کر رہے تھے، لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ کسی نے بھی انجیل کھول کر میرے سوالات کے جوابات نہیں دیے، بلکہ ہر شخص نے اپنی ذاتی رائے دی۔

یہ مختلف آراء ایک دوسرے سے متضاد تھیں، اور بعض اوقات تو ایک کی رائے دوسرے کے بالکل برعکس ہوتی۔

یہاں تک کہ ان کا خدا کے بارے میں تصور بھی واضح نہیں تھا، بلکہ تضادات اور کمزوریوں سے بھرا ہوا تھا۔
میں سوچنے لگا کہ خدا صلیب پر کیوں چڑھایا جائے گا اور تکلیف کیوں سہے گا؟
یہ سب دیکھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ عیسائیت میں بہت زیادہ اختلافات اور تاویلات موجود ہیں۔

میں یونیورسٹی میں پڑھائی کے ساتھ ایک پٹرول پمپ پر بھی کام کرتا تھا۔ وہاں ایک ساتھی کارکن جو ہندو تھا، میں نے اس سے ہندو مت کے بارے میں سوال کیا: "یہ ہاتھی کے سر والا خدا کیا ہے؟ کیا آپ لوگ کسی شیر کے سر والے خدا کو نہیں چن سکتے تھے؟"
چنانچہ مجھے ہندو مت پسند نہیں آیا۔
اور میں دیگر مذاہب کے متعلق تحقیق کرتا رہا، اس بار میرا سوال یہودیت کے بارے میں تھا، لیکن کافی غور و خوض کے بعد مجھے وہاں بھی تضادات ہی ملے، جیسے کہ عیسائیت میں تھے۔ لہٰذا، مجھے یہودیت میں وہ چیز نہیں ملی جس کی میں تلاش کر رہا تھا۔

پھر میں بدھ مت کی طرف متوجہ ہوا اور سوچا کہ شاید یہی وہ مذہب ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ لیکن جب میں نے گہرائی سے تحقیق کی، تو معلوم ہوا کہ بدھ مت دراصل کوئی مذہب نہیں بلکہ محض ایک طرزِ زندگی ہے۔

ایک دن، میرے ایک دوست نے مجھ سے ان مذاہب کے بارے میں پوچھا جن کی میں نے تحقیق کی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں نے عیسائیت، ہندو مت، یہودیت اور بدھ مت کا مطالعہ کیا ہے۔ تو اس نے پوچھا: 'اور اسلام کے بارے میں کیا خیال ہے؟' میں نے جواب دیا: 'میں ان کے اسلام کی تحقیق نہیں کروں گا۔ مجھے ان کے دین کی طرف دیکھنے کی کیا ضرورت ہے؟'

لیکن کچھ عرصہ بعد، میں خود کو ایک مسجد کے اندر پایا۔ میں نے جوتے بھی نہیں اتارے تھے اور بے دھیانی میں نماز پڑھتے ہوئے ایک شخص کے سر پر پیر رکھنے والا تھا۔
یہ دیکھ کر ایک شیخ میری طرف مسکرا کر آئے اور کہا: "آج کا دن خوشگوار ہو میرے دوست، تم کیسے ہو؟"

اس حسنِ اخلاق نے مجھے متاثر کیا، اور میں نے ان سے اپنے سوالات پوچھنا شروع کر دئے۔

اور جو چیز مجھے سب سے زیادہ حیران کرتی تھی وہ یہ تھی کہ جب میں ان سے سوال کرتا، تو وہ فوراً جواب نہیں دیتے تھے۔ بلکہ وہ قرآن کھولتے اور کہتے: یہاں پڑھو، میرے بھائی۔ اور واقعی، مجھے ہر سوال کا جواب وہاں مل جاتا، چاہے وہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو۔

دو ہفتے گزرنے کے بعد، میں نے ایک مسلمان سے سوال کیا: تم مجھے اپنی ذاتی رائے کیوں نہیں دیتے؟ تو اس نے جواب دیا: جب ہم اللہ کے کلام کی بات کرتے ہیں تو میری کوئی رائے نہیں ہو سکتی۔
ان الفاظ نے مجھے کافی متاثر کیا۔

میں نے ایک قرآن کا نسخہ لی اور اسے گھر لے گیا۔ جب میں نے پڑھنا شروع کیا، تو یہ کسی کہانی کی طرح نہیں لگا، بلکہ ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی مجھے ہدایت دے رہا ہو، راستہ دکھا رہا ہو۔

ایک رات، میں نے قرآن میں پہاڑوں کے بطور میخوں کے ذکر، ماں کے رحم میں بچے کی تخلیق، اور دیگر سائنسی حقائق کے بارے میں غور کیا۔
میں نے دعا کی: اے اللہ، مجھے ہدایت دے!

اور پھر میری زندگی مکمل طور سے بدل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خوبصورت اور منظم کائنات کسی حکیم و قادر خالق کے بغیر نہیں بن سکتی۔

آخرکار، میں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا۔

جیسے ہی میں نے کلمہ پڑھا، میرے تمام خوف اور شکوک ختم ہو گئے۔

میرے والد کے ساتھ میرا رویہ بہت بہتر ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ اسلام کی حقیقت کو سمجھنے لگے۔

یہاں تک کہ انہوں نے مجھ سے قرآن مانگا، اور مجھے پورا یقین ہے کہ وہ بھی جلد اسلام قبول کر لیں گے، ان شاء اللہ!